(۷۸۶)

ریاستی وحدت برقرار

اتفاق زندہ باد

اصلی ملزم کو پیش کرو

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

”ایکشن کمیٹی کے متفقہ فیصلے“

حقائق کے آئینے میں

شائع کردہ

شعبۂ نشر و اشاعت

آل جموں و کشمیر عوامی ایکشن کمیٹی

(مطبوعہ کوآپریٹو مزدور پریس ایکسچینج روڈ سری نگر)

عرض حال

ایکشن کمیٹی کے پمفلٹ کا جواب کافی تاخیر سے دیا جا رہا ہے۔ اور یا دل ناخواستہ دیا جا رہا ہے۔ یہ صرف اسلئے کہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ ٹریکٹ بازی کا ایک سلسلہ شروع ہو کر عوام کے لئے مزید پریشانی کا باعث بنے۔ مگر

بے کیونکر کہ ہے سب کار الٹا۔ ہم الٹے بات الٹی یار الٹا۔

ہمارے مہربان دوسری طرف ٹریکٹ سازی، بیان بازی اور پروپیگنڈے کی مہم چلانے میں سرگرم عمل ہیں۔

غلام رسول صاحب کوچک صدر محاذ رائے شماری اپنے ایک تازہ بیان میں فرماتے ہیں کہ:-

"مولوی فاروق کے ساتھ صلح کا اب کوئی امکان نہیں"[1] وغیرہ

ایسی حالت میں ہم کریں تو کیا کریں۔ صبر و تحمل کا دامن کب تک تھامے رہیں۔ بہر حال زیر نظر پمفلٹ میں ہم نے صرف حقائق و واقعات کی اصلی تصویر پیش کی ہے کسی کی تحقیر مقصود نہیں

اتحاد کے لئے ہم اپنی کوششیں برابر جاری رکھیں گے اور ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے کی ہر ممکن سعی کرتے رہیں گے

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت

وما توفیقی الا باللہ

([1] ملاحظہ ہو ہندوستان ٹائمز مورخہ ۵ جولائی ۱۹۶۴ء)

"ایکشن کمیٹی کے متفقہ فیصلے" کے نام سے ایک پمفلٹ مورخہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۶۴ء کو شعبۂ نشر و اشاعت ایکشن کمیٹی نوبہ کدل سے شائع ہوا ہے۔ جس میں حقائق پر پردہ ڈالتے ہوئے میر واعظ مولوی محمد فاروق صاحب کی نسبت عوام میں بدگمانیاں پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ ہم اختصار کے ساتھ ذیل میں واقعات کی صحیح تصویر سامنے رکھ کر فیصلہ انصاف پسند ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

پمفلٹ میں ۲۲ جون والی میٹنگ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"اجلاس میں صدر ایکشن کمیٹی مولوی محمد فاروق صاحب سے کہا گیا کہ آپ نے ۱۶ جون والی میٹنگ میں یہ کہا تھا کہ آج یعنی ۲۲ جون والی میٹنگ میں اپنی آیندہ تنظیم کا اعلان کرونگا۔ مگر اس سے پہلے ہی آپ نے نئی تنظیم کا اعلان کیوں کیا؟ اس پر مولوی فاروق صاحب نے کہا۔ میں نے ایسا نہیں کہا ہے۔ شفیعی ممبروں نے یک آواز یہ کہا کہ مولوی فاروق صاحب نے ایسے الفاظ کہے ہیں۔ اور یہ الفاظ ریکارڈ کرتے وقت رہ گئے ہیں۔ اس لئے یہ الفاظ کارروائی میں درج کئے جائیں۔ لہٰذا یہ الفاظ منٹ بک میں درج کئے

گئے۔ اسی دوران مولوی فاروق صاحب نے اجلاس میں نازیبا اور اشتعال انگیز رویہ اختیار کیا۔ جس کو ممبران نے بہت ہی ناپسند کیا۔ اس کے بعد مولوی فاروق صاحب اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ اور صرف دو ممبران ان کے ساتھ چلے گئے۔ جن میں سے ایک اس کا آفس سیکرٹری اور دوسرا اسلامیہ ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر تھا"۔ (ایکشن کمیٹی کے متفقہ فیصلے ص۲ و ۳)

اولاً "متفقہ فیصلے" کی بازاری زبان پر ہمیں از حد افسوس ہے۔ عبارت بالا میں "اس" کا لفظ بار بار استعمال کیا گیا ہے۔ ایک سنجیدہ اہل قلم ایک عام مسلمان کے لئے بھی "اس" کا استعمال پسند نہیں کرے گا۔ چہ جائیکہ قوم کی ایک مقتدر ہستی کی شان میں ایسے الفاظ مستعمل ہوں۔ خیر یہ ایک ضمنی بات ہے اور بمصداق کل اناء یترشح بما فیہ لکھنے والے کو ہم معذور سمجھتے ہیں۔ عامۃ المسلمین کے لئے قابل غور بات یہ ہے کہ فاروق صاحب کی طرف میٹنگ میں یہ غلط بات منسوب کی گئی تھی۔ کہ انہوں نے اپنی تنظیم کے اعلان کا دن ۲۲ جون مقرر کیا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ ۱۶ جون والی میٹنگ میں جب فاروق صاحب نے اپنی نئی تنظیم کا ذکر کیا۔ تو یہ بات ضرور کہی کہ تنظیم کا دستور مرتب ہو رہا ہے۔ جو کہ ایک دو دن میں تیار ہوگا۔ اور میں

۲۲ جون کو بہ دستور شیخ صاحب کو بھی دکھا دیا گا۔ نام پیش کرنے کا قطعاً کوئی تذکرہ نہ کیا۔ چنانچہ ۲۲ جون کی میٹنگ میں جب خواجہ محی الدین صاحب قرہ نے یہ مسئلہ اٹھایا۔ کہ آج کی میٹنگ میں فاروق صاحب نے نام کے اعلان کا وعدہ کیا تھا۔ تو فاروق صاحب نے انکار کیا اور اصلی باتیں دہرائیں۔ چند ایک ممبروں نے قرہ صاحب کی تائید کی۔ صوفی صاحب نے فاروق صاحب کی تائید کی۔ خادم صاحب، غلام نبی صاحب ہاروں، مولوی نور الدین صاحب، عباس صاحب اور غالباً جامعی صاحب نے کہا کہ ہمیں یاد نہیں کہ فاروق صاحب نے ایسا کہا تھا یا نہیں جب مسئلہ مختلف فیہ بنا تو کسی ممبر نے تجویز پیش کی۔ کہ منٹ بک ملاحظہ کیا جائے تاکہ بحث ختم ہو۔ چنانچہ سیکریٹری جامعی صاحب نے سابقہ کارروائی کے منٹ پڑھکر سنائے تو اس میں نام کے اعلان کے الفاظ کا اشارہ تک موجود نہ تھا منٹ بک کے ملاحظہ کے بعد اگرچہ نزاع ختم ہو چکا تھا مگر حقیقت میں نزاع ختم کرنے کی نیت ہی جب نہ ہو تو نزاع ختم کیونکر ہو سکتا تھا۔ ذاتی اغراض اور منافرت کا جذبہ تہہ تہوں سے اندر ہی اندر کام کر رہا تھا۔ اور ایک سوچی سمجھی سکیم کے مطابق فاروق صاحب کو صدارت سے ہٹانے کے منصوبے تیار ہو رہے تھے

چنانچہ قرہ صاحب نے اپنے مفتی اعظم بشیر الدین صاحب سے اس بارے میں استفتاء طلب کیا۔ اور اس مسئلہ کا فیصلہ صادر کرنے کے لئے انہیں پورے اختیارات سونپ دئے۔ مفتی اعظم صاحب نے ارشاد فرمایا اور قرہ صاحب نے تائید کی۔ اس پر ہوس کے ۲۷ ممبروں نے مفتی صاحب کے فتوی پر لبیک کہی۔ وکیل قرہ صاحب کا مفتی اعظم کو ہائیکورٹ کے اختیارات دینا نکتہ سنج حضرات کے لئے قابل فکر و نظر ہے اور یہ بات بھی سمجھنے کے لائق ہے کہ ۵-۶ گھنٹے کی کارروائی الف سے ی تک منٹ بک میں اندراج ہے۔ لیکن اگر نہیں تو فاروق صاحب کا یہ ایک جملہ نہیں کہ ۲۲ جون کو نام کا اعلان کروں گا۔

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

"متفقہ فیصلے کی عبارت منسلکہ میں دوسرا چارج شیٹ فاروق صاحب کے خلاف یہ ہے کہ انہوں نے اجلاس میں نازیبا اور اشتعال انگیز رویہ اختیار کیا۔ اجلاس کی کارروائی کے دوران فاروق صاحب نے کون نازیبا اور اشتعال انگیز رویہ اختیار کیا تھا ہمیں نہیں معلوم۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اجلاس کی کارروائی اول سے آخر تک ایک خوشگوار

انداز میں ہوتی رہی۔

الیکشن کمیٹی کے اعلان نامے پر جو کہ ۱۶ جون کو مرتب کیا گیا تھا۔ صاحب صدر اور تمام ممبروں نے دستخط کئے۔ (اور اس اعلان کے متعلق ہم میں نے یہ فیصلہ بھی اسی وقت کیا تھا۔ کہ آج یعنی ۲۲ جون کو ہی اسکو اشتہاری صورت میں شائع کیا جائے اور تمام پریس کو بھی بغرض اشاعت بھیجا جائے تعجب ہے کہ آج ۹ جولائی تک اس اعلان نامے کو صیغۂ راز میں رکھا گیا۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ اگر اعلان نامے کو کبھی شائع کرانے کی نوبت آگئی تو عوام خود بخود حقیقت حال سے باخبر ہوں گے)

صدارت اور آئین کے متعلق تجویزیں پاس کی گئیں۔ نازیبا اور اشتعال انگیز رویہ کیا تھا۔ اگر شعبۂ نشر و اشاعت الیکشن کمیٹی کچھ ہمت اور اخلاقی جرأت رکھتا۔ تو اسکی وضاحت کی جانی چاہیئے تھی۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اگر وہ ایسا کرتے تو ان الفاظ کو کسی بڑی ہستی کی طرف منسوب کرنا پڑتا۔ اور یہ کہنا پڑتا کہ نازیبا الفاظ اور اشتعال انگیز رویہ کا فاروق صاحب نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ بہر حال یہاں بھی ہم اراکین شعبۂ نشر و اشاعت کو مصداق

"فکر ہر کس بقدر ہمت اوست" سمجھکر دروغ گوئی سے کام لیتے ہیں۔

"متفقہ فیصلے" کے صفحہ ۴ پر ایک بے بنیاد خبر یہ درج ہے کہ ممبران الیکشن کمیٹی کو اسی وقت (میٹنگ کے دوران) ہی یہ دریافت ہوا کہ فاروق صاحب نے مہاراج گنج میں جلسہ بلایا ہے۔ اور پھر الیکشن کمیٹی کے ممبروں نے گول باغ میں جلسہ بلانے کا فیصلہ کیا۔ حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ جب فاروق صاحب ۲½ بجے کے قریب اپنے مکان پر پہنچے تو چند منٹ ہی گذرے تھے کہ لوگ دھڑا دھڑ یہ خبر لیکر آنے لگے کہ الیکشن کمیٹی کے جلسہ کا اعلان شہر میں پھر رہا ہے۔ جب ہر طرف سے اس بات کی تصدیق ہو گئی۔ تو تقریباً پونے پانچ بجے عوامی الیکشن کمیٹی کے اراکین نے اعلان کا انتظام کرایا۔ اور "متفقہ فیصلے" میں اعلان کا وقت ۳½ بجے بتایا گیا ہے

پمفلٹ میں مہاراج گنج میں قاتلانہ حملہ کی ایک اور گپ ہانکی گئی ہے۔ ہم نے اس بارے میں تحقیقات کی تو یہ سراسر غلط ثابت ہوا۔

شعبۂ نشر و اشاعت کے ذمہ داروں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کشمیر کے عوام اب اتنے بھولے بھالے نہیں

کہ زیادہ دیر تک انہیں تاریکی میں رکھا جائے۔ سری نگر کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ غنڈہ گردی اور لوٹ مار کی ابتدا ۲۳ جون کو حضوری باغ کے میدان میں اس وقت ہوئی جب کہ عوامی ایکشن کمیٹی کے کارکن وہاں سٹیج بنانے کے واسطے گئے تھے۔ تو محاذ رائے شماری کے چند سرکردہ رہنماؤں نے غنڈوں کی ایک منظم ٹولی کی مدد سے ان پر حملہ کیا۔ ایک ایک کر کے ان کو زدوکوب کیا۔ کئیوں کو لہولہان کر دیا۔ چند ایک کو بیہوشی کی حالت میں راہرودں نے گھر پہنچا دیا سٹیج کا سارا سامان جو کہ تقریباً پانچ سو روپے کی مالیت کا تھا لوٹ لیا۔ نقدی اور گھڑیاں چھین لی گئیں۔ اور پھر ۵ بجے تک غنڈہ گردی کے مظاہرے ہوتے رہے۔ یہاں پر ہم تھانہ صدر کے پولیس کے رویہ پر اظہار افسوس کئے بغیر نہ رہیں گے کہ ہم نے ٹیلیفون پر بار بار انہیں اس غنڈہ گردی کی طرف توجہ دلائی۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ پھر غنڈہ گردی کا یہ سلسلہ حضوری باغ تک ہی محدود نہ رہا تھا بلکہ غنڈوں کی یہ تنخواہ دار ٹولی شہر کے پائین حصوں میں کئی روز تک گشت لگاتی رہی۔ اور جگہ اور محلہ محلہ فساد کی آگ بھڑکاتی رہی۔ اور اس طرح شہر کا امن وامان درہم برہم کیا گیا۔ تاسف کا مقام ہے کہ ہمیں بر انگیختہ غنڈوں

کی امداد حاصل کرنے سے بھی دریغ نہ کیا گیا۔ جنہیں کل تک گردن زدنی قرار دیا جاتا تھا۔

شیخ صاحب کی تقریر۔ فاروق صاحب پر الزامات

پمفلٹ میں شیخ صاحب کی وہ تقریر بھی درج کی گئی ہے جو انہوں نے ۲۲ جون کو گول باغ میں ایکشن کمیٹی کے جلسے میں کی تھی۔ اسکے چند اقتباسات معہ جواب ذیل میں ملاحظہ کیجیئے:۔

"ایکشن کمیٹی کا یہی کام تھا۔ کہ وہ موی مبارک کے سلسلہ میں باقیماندہ مسائل کو حل کرے" (متفقہ فیصلے ص۲)

جناب شیخ صاحب شاید بھول گئے ہیں کہ جب جموں جیل میں مولانا فاروق صاحب نے ان سے ملاقات کی تو انہوں نے ہی فاروق صاحب کو اور دوسرے ممبروں کو مشورہ دیا تھا کہ چونکہ موی مقدس کے مطالبات اب اکثر پورے ہو چکے ہیں اسلئے کشمیر کے بنیادی مسئلہ کی طرف قدم بڑھانا چاہیئے۔ اور ایکشن کمیٹی کو ایک سیاسی پروگرام اختیار کرنا چاہیئے۔ چنانچہ فاروق صاحب سرینگر پہنچے ایکشن کمیٹی کی میٹنگ طلب کی جس میں متفقہ طور سیاسی قرارداد پاس کی گئی جسے جامع مسجد میں ۷ مارچ کو جلسۂ عام میں سنایا گیا۔ شیخ صاحب کو یاد نہ ہو تو اپنے رفقاء جیل سے اسکی تصدیق کرا سکتے ہیں۔

آگے چلکر لکھا ہے "کہ وہ (فاروق صاحب) تو دوسرے ہی عناصر کا کھلونا تھے۔ وہ اندر اندر سے انتشار پسند سرگرمیوں میں لگ گئے۔ انہوں نے اس فورم کی ابتدائی کمیٹیاں بنانے کی مہم شروع کی" (متفقہ فیصلے ص۳)

انتشار پسند سرگرمیوں میں حصہ لینے کا ثبوت بذمہ مدعی۔ رہا فورم کی ابتدائی کمیٹیاں بنانا سو واضح ہو کہ فورم اور فرنٹ کا مسئلہ بعد کا پیدا کردہ ہے۔ جسے صرف سیاسی پارٹیوں نے اچھالا۔ ورنہ کسی اور یونٹ کے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ تھی۔ چنانچہ ابتدائی کمیٹیاں و حلقہ جات بنانے میں ایکشن کمیٹی کے کئی معزز ممبروں نے حصہ لیا۔ بالخصوص مولوی حبیب صاحب نے حلقہ لونا کدل، مفتی بشیر الدین صاحب حلقہ مہاراج گنج، مولوی عبدالاحد صاحب حامی حلقہ راجوری کدل، غلام احمد صاحب میر نے ڈانگر پورہ وغیرہ، غلام احمد شوسٹھو و حاجی عبدالرحیم نے خانیار بازار حلقہ جات کی طرح بیل ڈالی۔ اسکے علاوہ مولوی محمد قاسم صاحب بخاری، سیف الدین صاحب قاری وغیرہ حضرات مختلف مقامات پر تنظیم کو استوار بنانے کی عوام کو تاکید و تلقین کرتے رہے۔ اب اگر فاروق صاحب کا قصور ہے تو کیا؟

آگے چل کر مفتی صاحب تقریر میں فرماتے ہیں کہ "اگرچہ انہوں نے فاروق صاحب کو سمجھایا مگر وہ نہ مانے تو انہیں کہا۔

"کہ وہ اپنی الگ جماعت بنائیں اور اسکا الگ نام رکھیں اور یہ جماعت بھی باقی جماعتوں کی طرح ایکشن کمیٹی کے اعلیٰ فورم کی ایک اکائی بن سکتی ہے" (متفقہ فیصلے ص ۹)

اسی مشورے کے مطابق فاروق صاحب نے اس تنظیم کو قائم رکھا جسکی داغ بیل ایکشن کمیٹی کے کئی معزز ممبروں نے ڈالی تھی اور جب سے عوام میں ایکشن کمیٹی کو مفلوج کرنے کی افواہ پھیل گئی تھی تو اسی

دن سے ہر جگہ ہیجان و اضطراب کی ایک لہر دوڑ رہی تھی۔ کئی بار عوام نے فورم بنانے کے خلاف مظاہرے کئے۔ فاروق صاحب کو بحیثیت صدر احتجاجی خطوط موصول ہوتے رہے۔ حلقہ صدر و وفدوں کی شکل میں آپ کو تنظیم برقرار رکھنے پر زور دیتے رہے اور فاروق صاحب ایک عجیب کشمکش میں مبتلا تھے۔ اگرچہ صورت حال کی نزاکت کا انہوں نے ممبران کو بار بار احساس دلایا مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی اور عوام کے جذبات و خیالات کی کوئی پرواہ نہ کی گئی اور محض اس نیت سے کہ ایکشن کمیٹی کے اتحاد میں رخنہ نہ پڑے۔ فاروق صاحب نے بھی اسکے فورم ہونے پر بادل نخواستہ دستخط فرما لئے۔ اگر فاروق صاحب تفرقہ پسند ہوتے تو فورم کے مسودہ پر دستخط کرنے پر وہ ہرگز آمادہ نہ ہوتے۔

جناب شیخ صاحب نے عوامی اور سرکاری کا ایک عجیب نکتہ پیدا کیا۔ عوامی نام رکھنے میں فاروق صاحب کی ہرگز ہرگز یہ نیت نہیں کہ ایکشن کمیٹی سرکاری قرار دی جائے اگر ایسی بات ہوتی تو وہ ۱۶ جون کی میٹنگ میں ہرگز یہ نہ کہتے کہ میری تنظیم بھی ایکشن کمیٹی کا ایک یونٹ ہوگی۔ اگر ہم اسکے برعکس یہ کہیں کہ ایکشن کمیٹی خواص کا مشاورتی بورڈ ہے جسکا تعلق عوام سے بالواسطہ ہے اور عوامی ایکشن کمیٹی کا بلا واسطہ تو کیا یہ اسکی صحیح تعبیر نہ ہوگی؟ بلاشبہ یہی درست اور صحیح ہے واللہ علیم بذات الصدور ع

سمجھتے ہیں بات کار آسان کی

آگے چلکر شیخ صاحب فرماتے ہیں جب فاروق صاحب سے کہا گیا کہ

آپ کے بخشی صاحب سے کیا تعلقات ہیں۔ نوزہ بالکل ہی بگڑ گئے لیکن جب بعد میں معتبر گواہوں نے ان کے منہ پر بخشی صاحب اور ان کے راز و نیاز کی شہادت دی تو وہ اپنا سا منہ لیکر گئے۔ اور ایکشن کمیٹی کے اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے......

مجھے پہلے ہی سے اطلاع تھی۔ کہ فاروق صاحب بخشی غلام محمد کے اشاروں پر کام کر رہے ہیں اور ان کا حلوہ مانڈہ کھا رہے ہیں۔ میں جیل سے نکلا تو جموں میں بخشی غلام محمد میرے پاس آیا۔ اس نے میرا بڑا غمخوار بنکر مجھ کو مشورہ دیا۔ کہ میں مولوی فاروق پر دست شفقت رکھوں۔ (پمفلٹ ۱۰-۱۱)

خط کشیدہ عبارت کے متعلق گذارش ہے کہ یہ وہ الفاظ نہیں جو مجاہد منزل میں جناب شیخ صاحب نے فاروق صاحب سے کہے۔ یہ ایک جملہ سوالیہ بنا کر فرار کی گنجائش نکالی گئی ہے۔ فی الحقیقت شیخ صاحب کے الفاظ یہ تھے "مجھے معلوم ہے کہ تم کو بخشی مشورے دے رہا ہے۔ تم اسکے اشاروں پر چل رہے ہو" جس کے جواب میں فاروق صاحب نے فرمایا۔ کہ میں نے بخشی صاحب کو دیکھا ہی نہیں (جس کا مطلب یہ تھا کہ عوامی ایکشن کمیٹی بنانے کا معاملہ چند روز سے اور بخشی صاحب کو انہوں نے مہینوں سے دیکھا تک نہیں۔ اس پر ایک "معتبر گواہ" (جس کے اعتبار کا شہرہ آزاد کشمیر سے لیکر امیرا کدل کے لکر بازار تک معروف و مسلم ہے۔ جو کل تک بخشی صاحب کو قائد کاروان سمجھتا تھا اور جس کے الطاف و عنایات خصوصی نے ان کو تھوڑے ہی دنوں میں

خواجہ بنا دیا جا پیش کیا گیا۔ گواہ نے بخشی فاروق ملاقات کا حلفیہ بیان دیا فاروق صاحب نے معتبر گواہ سے پوچھا کہ کب ملاقات کی تھی دیکھا ہے۔ کیا ان گذشتہ سات مہینوں میں۔ معتبر گواہ نے جواب دیا کہا کہ نہیں اس عرصہ کے دوران تو میں بھی خود بخشی صاحب سے نہیں ملا ہوں بلکہ یہ ان دنوں کی بات ہے جبکہ میں بخشی صاحب کے پاس جایا کرتا تھا اسپر فاروق صاحب نے ہوش کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ بلاشبہ میں جب بخشی صاحب کی والدہ فوت ہوئی تھیں تعزیہ پرسی کے لئے گیا تھا۔ کیونکہ میرے والد اور جد بزرگوار کے انتقال پر بخشی صاحب میرے گھر تعزیہ کو آئے تھے۔ اس لئے یہ میرا ایک اسلامی اور اخلاقی فرض تھا۔ (جموں جیل سے جب شیخ صاحب رہا ہوئے تو وہ اپنے رفقاء سمیت بخشی صاحب کی کوٹھی پر انکی تعزیہ پرسی کے لئے گئے تھے) علاوہ اسکے فاروق صاحب نے شیخ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے میری طرف جو باتیں منسوب کی ہیں ان کا ثبوت پیش کریں اگر یہ باتیں صحیح ثابت ہوئیں تو قوم میرے لئے جو بھی سزا تجویز کرے میں خندہ پیشانی سے بھگتنے کو تیار ہوں۔

خط کشیدہ عبارت میں "معتبر گواہوں" کا لفظ بصیغہ جمع استعمال کیا گیا ہے۔ معلوم نہیں یہ اور کون گواہ تھے اور کتنے تھے؟ یہ بھی وضاحت طلب امر ہے

اسکے بعد تقریر میں جناب شیخ صاحب نے ایک شریف فاروق صاحب کے بخشی ایجنٹ ہونیکا ثبوت پیش کیا ہے کہ ان کو بخشی صاحب نے ان پر دست شفقت رکھنے کی تاکید کی تھی"۔

کوئی بھی سنجیدہ اور باشعور آدمی اس بات سے اتفاق نہیں کریگا کہ اگر فاروق صاحب اور بخشی صاحب میں گٹھ جوڑ ہوتا۔ اور بخشی صاحب فاروق صاحب کو شیخ صاحب کیخلاف استعمال کرنا چاہتے تو یہ کونسی عقلمندی کی بات تھی کہ بخشی صاحب ان سے ایسی بات کہدیتے۔ تب تو بخشی صاحب کو فاروق صاحب کے متعلق دشمنانہ اور مخالفانہ انداز اختیار کرنا چاہیئے تھا۔

ببین تفاوت رہ از کجا تا بکجاست

شیخ صاحب نے آگے فرمایا ہے کہ بخشی صاحب نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ کیا مولانا محمد یاسین ہمدانی سے ہوشیار رہوں۔ کیونکہ اسکو صادق صاحب نے خرید لیا ہے (پمفلٹ صـ ۱۱) تعجب ہے کہ فاروق صاحب کو تو بخشی سے ساز باز ہونے کے الزام میں ایکشن کمیٹی سے الگ کیا گیا۔ عدم اعتماد کا نقارہ پیٹا گیا اور پروپیگنڈے کی ایک پرزور مہم چلائی گئی۔ لیکن ہمدانی صاحب صادق صاحب کا زر خرید ہو کر بھی ایکشن کمیٹی کے نائب صدر بدستور رہے۔ اس سلسلہ میں مولانا یاسین صاحب کی خاموشی بھی معنی خیز ہے۔ بہرحال یہ معاملہ شیخ صاحب مولانا ہمدانی اور ان کے معتقدین کے درمیان ہے۔ ہم اس میں دخل نہیں ہونا چاہتے۔

جناب شیخ صاحب نے آگے چل کر اپنی تقریر میں اپنے خوشامدی رپورٹروں کی اطلاعات کے مطابق ریت کی ایک دیوار کھڑی کر دی ہے۔ سری نگر کے علاوہ لگرناگ میں برابر شب و روز بخشی صاحب اور ان کی مشینری اس کام میں مصروف ہیں۔ کہ فاروق صاحب کو نئی تنظیم بنانے کیلئے اپنے مشوروں سے آگاہ کرتے رہیں۔ منٹ منٹ کے بعد مشوروں کے تار ہلتے رہتے ہیں۔ فاروق صاحب نے

۱۶ جون کو دو دن کی مہلت مانگی تو یہ بھی بالکل باہمی مشورت سے ہو رہا تھا اور بخشی صاحب سرینگر پہنچے تو مشورہ کر کے فاروق صاحب نے الیکشن کمیٹی کے نام کا اعلان کر دیا۔ پمفلٹ صہ ۱۱-۱۲ ملخصاً)

محترم شیخ صاحب سے مخلصانہ گذارش

ان تمام باتوں کے جواب میں شیخ صاحب سے ہم یہی عرض کریں گے کہ یہ سب کچھ گمان ہی گمان ہے اور حق وصداقت کے سامنے ظن وقیاس کی کوئی قیمت نہیں۔ ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً

تمام بدگمانیوں کو اپنے دل سے نکال پھینکیں یقین مانیں۔ یہ باتیں جو آپ کے کانوں میں ڈال دی گئی ہیں۔ ان میں صداقت کا شائبہ تک نہیں۔ قرآن مجید میں قیاس وگمان سے بچنے کی سخت تاکید آئی ہے۔ اجتنبوا کثیراً من الظن۔ زمانہ کی نزاکت کا احساس کریں۔ ہمارا ملک اس وقت نہایت نازک مرحلے سے گذر رہا ہے۔ ہمارے اختلاف سے دشمن فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ہمیں آپس میں لڑا کر اپنے پنجہ تسلط کو مضبوط کر رہا ہے۔

اسلئے ضرورت ہے

کہ ہم متحد ومتفق ہو کر قوم کی اس ڈگمگاتی کشتی کو بھنور سے نکال کر ساحل مراد تک پہنچا دیں۔

وما علینا الا البلاغ